مولوی شعیب رضاخانی کے کفریات پر لئیق رحمانی کے لکھے گئے مضامین کا مجموعہ بنام

ضربِ رحمانی

بر کفریاتِ

شعیب رضاخانی

مرتب

خادم اہلسنت طاہر گل دیوبندی

ضربِ رحمانی بر کفریات شعیب رضاخانی

السنی القادری کے 14 کفریات ملاحظہ فرمائیں:

نمبر 1: حضرت علامہ ساجد خان نقشبندی صاحب کو دو مرتبہ سلام کیا اور دو مرتبہ "قبلہ" کہا۔

فتاوی رضویہ اور الطاری الداری کی روشنی میں یہ مستقل چار کفر ہوا۔

نمبر 2: حضرت علامہ نقشبندی کو سلام کیا، علامہ صاحب کو مسلمان مانا، سلامتی کی دعا دی، دعا پر آمین بھی کہا، اور علامہ کے سلام کا جواب دیا۔

حسام الحرمین، فتاوی رضویہ اور الطاری الداری کی رو سے یہ بھی مستقل چار کفر ہوا۔

نمبر 3: علامہ نقشبندی کو پھر سلام کیا اور اکابرین دیوبند کو "ہمارے علماء" کہا یعنی مسلمان مانا اور اپنا دیوبندی ہونا ظاہر کیا۔

حسام الحرمین، فتاوی رضویہ اور الطاری الداری کی رو سے یہ مستقل تین کفر ہوا۔

نمبر 4: دو مرتبہ دیوبندیوں کو "ہمارے دیوبندی" کہا اور علامہ صاحب کو سلام کیا۔

یہ بھی حسام الحرمین، فتاوی رضویہ اور الطاری الداری کی رو سے مستقل تین کفر ہوا۔

یہ ٹوٹل 14 کفریات ہو گئے۔

اب مولوی شعیب المعروف السنی القادری، حسام الحرمین، فتاوی رضویہ اور الطاری الداری وغیرہ کتب کی روشنی میں کافر ہوا اور ایسا کافر کہ جو اس کے کفر و عذاب میں شک کرے وہ بھی کافر اس کی جورو نکاح سے نکل گئی اور "احکام شریعت" کی رو سے اب شعیب کا نکاح کسی انسان تو کجا جانور سے بھی نہیں ہو سکتا۔

نوٹ: تمام کفریات کے اسکرین شارٹس ہم فیس بک پر اپلوڈ کر چکے ہیں۔ اور اس رسالہ کے آخر میں بھی درج کر دیا ہے۔

مولوی شعیب کا "رجوع نامہ" اور ہماری چند سنجیدہ معروضات و گزارشات

علمی میدان میں پچھلے کچھ دنوں سے رضاخانیوں کی حالت بد سے بدتر ہو چکی ہے۔ رضاخانی کنز العلما ڈاکٹر اشرف آصف جلالی صاحب جماعت اہل السنّۃ کے موجودہ ترجمان و استاد المناظرین حضرت علامہ

ساجد خان نقشبندی صاحب دامت برکاتہم اور حضرت مفتی نجیب اللہ عمر صاحب مدظلہ العالی کے چیلنج سے فرار ہیں۔ رضاخانی محقق میثم عباس قادری ہماری کئی تحریروں کے جواب دینے سے قاصر ہیں۔ رضاخانی علامہ جناب تیمور رانا صاحب ہم سے اپنی تحریریں چھُپاتے پھر رہے ہیں حتی کہ جواب الجواب کے لیے بار بار مطالبہ کرنے پر بھی نہیں دیتے۔ مولوی عبید الرضا ارسلان صاحب فیس بک پر راقم کو اَن فالو کر کے فرار ہیں، جاوید خان و غلام غوث نامی رضاخانی ہماری تحریریں دیکھتے ہی چَوندھیا کر آنکھ مسلنے لگتے ہیں، بقیہ رضاخانی کسی شمار و قطار میں نہیں آتے۔ جبکہ ہماری طرف سے مسلسل دفاعی حملے جاری ہیں جس کا کوئی توڑ رضاخانیوں کے پاس نہیں۔ الحمدللہ

رضاخانیوں نے اپنی اس بدحالی کے پیش نظر اور اپنے عوام کو مزید گمراہ کرنے کے لیے چند دن قبل فیس بک پر مولوی شعیب المعروف السنی القادری نامی ایک مسخرہ لانچ کیا، اس مسخرے نے اول تو وہی چبلیں مارنا شروع کیں جن چبلوں کے جوابات برسوں پہلے ہمارے کمانڈر اِن چیف محترم افضال کلیم صاحب اور عزیزم ریان ندوی صاحب دے چکے تھے اور ان جوابات سے بڑے بڑے رضاخانی سورما میدان چھوڑ کر بھاگ چکے تھے۔

چنانچہ مولوی شعیب المعروف السنی القادری نے جب دیکھا کہ دیوبندیوں کے سامنے قدم جما کر ٹِک پانا مشکل ہی نہیں ناممکن ہے، تو اچھی طرح ذلیل و رسوا ہونے کے بعد "اندھے کو اندھیرے میں بڑی دوری کی سوجھی" کے مصداق کچھ نیا پیش کرنے کے چکر میں ہمارے جرنیل و ترجمانِ اہل السنۃ حضرت علامہ ساجد خان نقشبندی صاحب دامت برکاتہم سے واٹس ایپ پر رابطہ کیا۔ خدا کا کرنا ایسا کہ اس "واٹسپی رابطہ" نے شعیب کا رضاخانیت سے رابطہ ختم کرا دیا۔

تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ حضرت علامہ نقشبندی کے سامنے مولوی شعیب نے تقیہ کر کے خود کو دیوبندی باور کرانے کی کوشش کی اور اسی چکر میں وہ سب کچھ کر گزرا جو رضاخانی مذہب میں کفر ہے، مثلاً:

علامہ نقشبندی صاحب کو سلام کیا، آپ کے سلام کا جواب دیا، حضرت علامہ کے حق میں سلامتی کی دعا کیا اور اس دعا پر آمین کہا، اکابرین دیوبند کو "ہمارے علماء" کہہ کر مسلمان مانا اور دیوبندی عوام کو

"ہمارے دیوبندی طلباء" کہہ کر مسلمان مانا اور اس طرح اپنے آپ کو مکمل دیوبندی بنالیا۔ یہ تمام امور رضاخانی مذہب میں قطعی کفر ہیں لہٰذا نتیجۃً رضاخانی مسخرہ شعیب اپنے ہی اعلیٰ حضرت کے فتاوی رضویہ و حسام الحرمین والطاری الداری وغیرہ کی رو سے کافر کلامی قرار پایا۔

شعیب پر ہمارا احسان اور شعیب کی طرف سے ہٹ دھرمی و بے غیرتی کے مظاہرے

یہاں یہ بات ذہن نشین رہے کہ مولوی شعیب کی علامہ نقشبندی سے گفتگو 22 جنوری سے 2 فروری تک رہی یعنی شعیب انہیں دس دنوں میں کفریات کرتا رہا اور کافر کلامی ہوا۔ اور یہ بھی ذہن نشین رہے کہ شعیب کو اچھی طرح اس بات کا علم تھا کہ علامہ نقشبندی کٹر دیوبندی اور دیوبندیت کے ترجمان ہیں اور عند البریلویہ حسام الحرمین کی رو سے کافر کلامی ہیں جن کے کفر و عذاب میں شک کرنا اُن کو سلام کرنا یا ان کے حق میں سلامتی کی دعا کرنا وغیرہ یہ تمام امور کفر قطعی ہیں، اس کے باوجود شعیب نے ان امور کفریہ پر عمل کیا۔

16 فروری کو راقم نے شعیب کو اس کے کفریات پر متوجہ کرنے کی غرض سے ایک پوسٹ لگائی تاکہ شعیب کوئی اطمینان بخش تاویل پیش کرے یا توبہ و رجوع کر کے اپنے مذہب "رضاخانیت" میں واپسی کرے، مگر موصوف نے بجائے اپنے کفریات سے تائب ہونے اور ہمارا احسان ماننے کے ہٹ دھرمی و بے غیرتی کا مظاہرہ کیا، چنانچہ جیسے ہی راقم نے فیس بک پر پوسٹ لگائی چند منٹ بعد ہی شعیب نے انتہائی بھدہ کمنٹ کیا جس میں لکھا:

"عجب ہے تیری خطابت عجب ہیں تیرے مقالے ادھر چیختے ھیں دیوبندی ادھر پیٹتے ہیں کالے... جب نوٹیفکیشن آیا سوچا شاید میرے سوالات کے جوابات ہوں گے مگر کھودا پہاڑ نکلا چوہا"۔

قارئین، انصاف !!! شعیب کی بے غیرتی ملاحظہ ہو کہ ہم نے اسے اس کے کفر پر متوجہ کیا مگر موصوف اسے "کھودا پہاڑ نکلا چوہا" سے تعبیر کر رہا ہے یعنی موصوف کے نزدیک اس کے کفریات "چوہا" ہیں۔ اسی کمنٹ میں موصوف نے ہمیں "لعنتی" بھی کہا۔

پھر 16 فروری سے 6 مارچ تک مسلسل موصوف کو فیس بک پر اس کی پوسٹوں کے کمنٹ سیکشن میں اس کے کفریات کی طرف متوجہ کرتے رہے، مگر موصوف کو غیرت آئی نہ توبہ و رجوع کی توفیق

ہوئی، بلکہ ہر بار ہمیں جواب میں ایسی ایسی گالیاں سننے کو ملی کہ جنہیں سن کر شیطان بھی کانوں پر ہاتھ رکھ لے بطور نمونہ دو چار گالیاں ملاحظہ ہوں:

"خائن کوڈو، ریان خناس ---سب سے بڑے رنڈی باز، بے شرم، ڈھیٹ --- طواغیت اربعہ خذلھم اللہ تعالیٰ کے خصیہ"

معاذاللہ--- غور فرمائیے، یہ ہمارے حق میں اُس رضاخانی کی گندی زبان ہے جس پر ہم احسان کر رہے تھے۔ موصوف کی زبان دیکھ کر ایسا لگتا ہے بریلی شریف کے محلہ سوداگران کا گٹر اُبل رہا ہے۔

شعیب کا رجوع نامہ

بتاریخ 6 مارچ کو ہم نے مجبوراً شعیب کے کفریات والے اسکرین شارٹس حضرت علامہ سے طلب کیا اور پھر باقاعدہ ان اسکرین شارٹس پر نشانات لگا کر حسام الحرمین، فتاوی رضویہ، الطاری الداری وغیرہ کتب سے اس کا کفر ہونا واضح کیا اور شعیب کو مخاطب کر کے کہا کہ اب پہلے آپ کے کفر و ایمان پر بات ہو گی.... تب جا کر شاید موصوف کو رتی برابر غیرت آئی یا بھاگنے کے تمام راستے بند ہوتا دیکھ موصوف نے ایک رجوع نامہ جاری کیا۔ واضح رہے کہ 2 فروری سے 6 مارچ تک شعیب نے نہ کوئی توبہ ورجوع کیا نہ اس سلسلے میں کوئی وضاحت پیش کی جب ہم نے موصوف کو ہر جانب سے گھیرا تنگ کیا اور صفائی پیش کرنے پر مجبور کیا تب موصوف نے رجوع نامہ شائع کیا۔

ان تمام تفصیلات سے یہ بات دو جمع دو چار کی طرح عیاں ہو گئی کہ موصوف نے رضائے الٰہی کے لیے رجوع نہیں کیا بلکہ ہمارے خوف سے رجوع کیا ہے، ورنہ 2 فروری یا 16 فروری سے 6 مارچ تک کیوں نہ کیا؟؟؟ جبکہ اس کو اپنے کفریات کا اچھی طرح علم تھا۔

رجوع نامہ کا پوسٹ مارٹم

(نمبر 1) موصوف لکھتا ہے:

"الحمدللہ میرے نزدیک طواغیت اربعہ خذلھم اللہ تعالیٰ کافر کلامی ہیں۔ جو ان کی کفریات جاننے کے باوجود درست جانے، تاویلات کرے حتی کہ ان کے کفر میں ذرہ برابر بھی شک کرے اس پر "من شک فی کفرہ وعذابہ فقد کفر" کا حکم جاری ہو گا۔"

اس چند سطری عبارت میں موصوف نے اپنے کئی بریلوی اکابرین کی تکفیر کر ڈالی، صرف ایک مثال پیش کرتا ہوں۔

مولانا عبدالرؤف خان جگن پوری رحمہ اللہ نے ایک استفتاء لکھ کر ملک بھر کے مدارس و دارالافتاؤں میں بھیجا جس میں پہلا اور بنیادی سوال یہ تھا کہ:

”کیا واقعی بقول حشمت علی رضاخانی کے حضراتِ اکابر علماء دیوبند کافر ہیں؟(برأة الابرار: ص92)

یہ استفتاء جامعہ عباسیہ بھاول پور بھی بھیجا گیا۔ تو وہاں کے شیخ الجامعہ حضرت پیر مہر علی شاہ مرحوم کے خلیفہ مولانا غلام محمد گھوٹوی صاحب نے اس سوال کے جواب میں تحریر فرمایا کہ:

”اکابر علماء دین ہرگز کافر نہیں بلکہ بڑے اولیاء اللہ ہیں۔“(برأة الابرار: ص98)

مولانا غلام گھوٹوی صاحب علماء دیوبند کو مسلمان بلکہ اولیا اللہ قرار دے رہے ہیں جبکہ شعیب ایسے شخص کو کافر گردانتا ہے لہذا شعیب کے فتوے سے گھوٹوی صاحب کافر اور گھوٹوی صاحب کو خلافت عطا کرکے پیر مہر علی شاہ بھی کافر۔۔۔ معاذ اللہ استغفر اللہ

واضح رہے کہ مولانا غلام محمد گھوٹوی صاحب کو رضاخانی علامہ عبد الحکیم شرف قادری نے ”تذکرہ اکابر اہلسنت“ میں اپنے اکابر میں شمار کیا ہے۔

اگر شعیب رضاخانی اس فتوے سے انکاری ہو یا جعلی قرار دینے کی کوشش کرے تو اس کی خدمت میں عرض ہے کہ

”برأة الابرار“ جس میں مولانا غلام گھوٹوی کا یہ فتوی شائع ہوا، پہلی مرتبہ 1932ء میں شائع ہوئی اور دوسری مرتبہ 1934ء میں۔ جب کہ مولانا گھوٹوی کا انتقال 1948ء میں ہوا۔ یعنی برأة الابرار گھوٹوی صاحب کی حیات میں دو مرتبہ شائع ہوئی مگر گھوٹوی صاحب کی طرف سے اس فتوے کی کوئی تردید نہیں کی گئی اور یہ رضاخانیوں کا مشہور اصول ہے کہ تردید نہ کرنا دلیل تائید است، پس اگر شعیب یا کوئی بھی رضاخانی فتوی مذکورہ مولانا گھوٹوی کا ہونے سے انکاری ہو تو اسے چاہئے کہ اپنے اصولوں کو مد نظر رکھتے ہوئے تردید میں گھوٹوی صاحب کی تحریری شہادت پیش کرے۔!!!

(نمبر2)موصوف لکھتا ہے:

”گزشتہ چند دن قبل بندہ ناچیز کا ساجد خائن دیوبندی سے بذریعہ واٹساپ گفت وشنید کا سلسلہ رہا۔ جس میں ناچیز نے توریۃ سلام کیا اور بعض اوقات جواب بھی دیا حتی کہ ایک بار سلامتی کی دعا بھی کی۔“

یہاں موصوف نے بہت کچھ چھپا کر دھوکا دینے کی کوشش کی ہے مگر یاد رہے یہ ہمیں نہیں خود اپنے آپ کو دھوکا دے رہا ہے۔ فراڈ ملاحظہ ہو کہ

یہاں صرف سلام ودعا کا ذکر کر رہا ہے، جبکہ معاملہ صرف اتنا ہی نہیں۔ موصوف نے اصل کفریات مثلاً اکابرینِ دیوبند کو مسلمان ماننا، دیوبندیوں کو اپنا کہنا، اور اپنے آپ کو دیوبندی ظاہر کرنا وغیرہ۔ یہ سب گویا یاہی نہیں۔

علاوہ ازیں، موصوف نے کہا کہ ”توریۃ دعا سلام کیا۔“

لگتا ہے موصوف کو توریہ کا معنی مفہوم اور اس کے جواز وعدم جواز کی صورتوں کا علم نہیں ہے۔ توریہ کسے کہتے ہیں اور اس کے جواز کی کیا صورت ہے؟ اس بحث میں پڑے بغیر ہم موصوف سے صرف اتنا سوال کرنا چاہتے ہیں کہ ”کسی دیوبندی کو سلامتی کی دعا دینا اور سلام کرنا اور اسکے لیے تعظیمی الفاظ قبلہ کعبہ وغیرہ کہنا توریۃ جائز ہیں، ایسا کر سکتے ہیں؟۔ یہ بات اپنے اعلیٰ حضرت یا اپنے صف اول کے اکابرین سے ثابت کر کے دکھائے۔!!!

(3) موصوف لکھتا ہے کہ:

”بہر حال اس فتنہ (دیابنہ) کی روک تھا کے لیے اور رضائے الٰہی کے لیے میں باری تعالیٰ کی بارگاہ میں (طواغیت اربعہ کی کفریات کا برسر عام دفاع کرنے والے ساجد خائن کو سلام کرنے اور سلامتی کی دعا کرنے و دیگر جو تعظیمی کلمات بولے سبھی سے) سچے دل سے توبہ ورجوع کرتا ہوں“۔

اولاً: ملاحظہ فرمائیں کہ موصوف کہتا ہے فتنہ دیابنہ کی روک تھام کے لیے توبہ کر رہا ہوں یعنی اگر ہم دیوبندی نہ ہوتے تو یہ کمبخت کافر ہی رہتا کبھی توبہ نہ کرتا نیز اگر توبہ رضائے الٰہی کے لیے ہی کر رہا تھا تو 2 فروری کو کیوں نہ کیا؟؟؟ 16 فروری کو جب ہم نے متوجہ کیا تب کیوں نہ کیا؟؟؟ پھر اتنے دنوں تک کافر رہا اور اپنی جورو سے زنا خالص کرتا رہا اس سے کب توبہ ورجوع کرے گا؟؟؟ نیز صرف توبہ ورجوع کافی نہیں تجدید نکاح وتجدید بیعت وغیرہ بھی کرنا ہے اور کس طرح کرنا ہے اس کی تفصیل محترم افضال کلیم

بھائی بتا چکے ہیں، ویسے شعیب کی آسانی کے لیے راقم اپنی اس تحریر میں محترم افضال بھائی کی تحریر بھی شامل کر دے گا۔

ثانیاً: موصوف کی یہ توبہ فاضلِ بریلوی اور مولانا حشمت علی کے اصولوں پر مبہم و ناکافی ہے، ہم نے موصوف کے تقریباً چودہ کفریات گنوائے ہر ایک اپنی جگہ مستقل کفر ہے۔ لہٰذا موصوف کو چاہئے کہ پورے چودہ کفریات کو ایک ایک کر کے بیان کرے اور ان سب سے توبہ کرے۔ اور یاد رہے صرف کفریات سے ہی توبہ نہیں حرام کاریوں سے بھی توبہ کرنا ہے۔

(نمبر 4) موصوف نے اپنے رجوع نامہ میں ایک بات یہ بھی کی ہے کہ ریان افضال اور لئیق نے میری کسی تحریر کا جواب اپنے اصولوں کے مطابق نہیں دیا۔ اور اگر ریان افضال لئیق کہیں کہ جواب دیا ہے تو حلف و کلما طلاق کی قسم اٹھائیں۔

الجواب: ہماری طرف سے موصوف کی ہر تحریر کا جواب دیا گیا ہے لیکن موصوف دعوے دار ہیں کہ جواب نہیں دیا گیا۔ تو اب ہم موصوف کے الفاظ اسی پر لوٹاتے ہوئے مطالبہ کرتے ہیں کہ موصوف حلف و کلما طلاق کی قسم اٹھائے کہ ریان افضال اور لئیق نے جواب نہیں دیا!!! اب موصوف کے پاس صرف دو راستے ہیں (1) یا تو قسم اٹھا کر اپنا سچا ہونا ثابت کرے (2) یا اپنی بات واپس لیکر اقرار کرے کہ ہاں جواب ملا ہے۔ اگر موصوف نے تیسرا راستہ تلاش کرنے کے چکر میں کوئی بہانے یا ڈرامے بازی کی تو یہی موصوف کے کذابِ اعظم ہونے کی دلیل ہو گی اور اسی سے ہمارا سچا ہونا ثابت ہو جائے گا۔

رجوع نامہ پر افضال بھائی کے ریمارکس اور مطالبات

"السنی القادری شعیب رضوی اپنے ہی اقرار سے کا پر و مرتد:

الٹنی القادری نے دیوبندی بن کے علامہ ساجد سے گفتگو کی اور سلام بھی کیا۔ سلامتی کی دعا بھی کی۔ انہیں مسلمان بھی مانا۔ اس پہ گرفت ہوئی تو اس نے اقرار کرتے ہوئے اپنا ایک رجوع نامہ لگا دیا۔ اس کے کمنٹس اور رجوع نامہ کے سکین منسلک ہیں (افضال بھائی کی فیس بک آئی ڈی پر۔ ناقل)

اب ہماری گرفت دیکھئے۔ یہ تڑپے گا۔ گالیاں نکالے گا مگر نکل نہیں سکے گا۔

اختر رضا خان لکھتا ہے کہ یہ کوئی فقہی مسئلہ تھا جو محض رجوع سے کام چل گیا؟

رجوع پلس توبہ نامہ پیش کرو۔

لہذا الٹنی پہ اختر رضا کے اصول سے توبہ لازم ہے۔

اب ٹنی سوچ رہا ہو گا کہ میں توبہ کے الفاظ لکھ دیتا ہوں۔ کیا جاتا ہے۔

تو نا میرے بھائی نا!!

اتنے سستے میں تم چھوٹنے والے نہیں۔

تمہارے قارونی امام نے توبہ کی کچھ شرائط پیش کی ہیں ان پہ عمل ہونا چاہیے پھر توبہ قابل قبول ہو گی۔

شرائط کیا ہیں؟

احمد رضا خان توبہ کی شرائط لکھتا ہے:

اخباروں میں بلا تاویل اپنا اعتراف جرم کر کے اس کاروائی کی شناعت بیان کرے۔

اشتہار چھپوا کے لگائے۔

بچے بچے کے کان تک اس توبہ کی اطلاع پہنچے۔

مٹی پہ اپنی ناک رگڑے۔

سر میں خاک ڈالے۔

سر برہنہ اور چشم گریاں سے توبہ کرے۔

ہمارا مطالبہ:

الٹنی توبہ کی شرائط پوری کرتے ہوئے وڈیو بنائے جس میں یہ ننگے سر روتا ہوا اپنی ناک مٹی پہ رگڑ رہا ہو اور سر پہ خاک ڈال رہا ہو۔ اس کے بعد وڈیو میں وہ اخبارات اور اشتہار دکھائے جس میں اس کی توبہ کا ذکر ہو۔

الٹنی سمجھ رہا ہو گا کہ اب ذلت ختم ہو گئی۔

نہیں ابھی مزید ذلیل ہونا باقی ہے۔

مشہور گالی باز حشمت علی توبہ کی قبولیت کی مزید پانچ شرائط لکھتا ہے:

(1) تجدید ایمان

(2) علی الاعلان توبہ

(3) تجدید نکاح

(4) تجدید حج

(5) تجدید بیعت

اب ایک اور وڈیو بنانی ہے۔ جس میں الٹنی (یعنی شعیب) کلمہ پڑھ رہا ہو۔ علی الاعلان توبہ کر رہا ہو۔

اپنی سابقہ بیوی سے ایجاب و قبول کر رہا ہو۔

اس دوران جو سابقہ بیوی سے زنا کیا اس کی معافی مانگ رہا ہو۔

سنا ہے اس کا پیر اشرف جلالی حیضی بچہ ہے۔ تو جناب اس حیضی بچے سے بیعت بھی دوبارہ کرنی ہے۔

ہمیں شدت سے ہر دو وڈیوز کا انتظار ہے۔ تب تک ہم اسے اس کے اپنے مسلکی اصول سے مرتد ہی کہیں گے۔

راقم: محمد افضال کلیم

پھر بھی مکمل اعتماد نہیں کیا جائے گا

افضال بھائی نے رضاخانی کتب کی روشنی میں جو مطالبات کیے اول تو شعیب کو ہر حال میں ان پر عمل کرنا ہے پھر اگر عمل کر کے وڈیو وغیرہ بنا کر اپلوڈ بھی کر دے تب بھی کم از کم تین چار سال تک شعیب مشکوک رہے گا اس پر مکمل اعتماد نہیں کیا جائے گا۔ جیسا کہ رضاخانی مفتی جلال الدین امجدی لکھتے ہیں:

”اگر لڑکی کے سنی ہونے کے ساتھ اس کے گھر والے بھی کی بھی سنی صحیح العقیدہ ہو جائیں تو دو تین سال تک دیکھا جائے کہ وہ سنیت پر قائم ہیں یا نہیں۔ جب خوب اطمینان ہو جائے کہ وہ سنیت پر قائم ہیں تب ان سے رشتہ ہو سکتا ہے اس سے پہلے ہر گز اجازت نہیں جیسے کہ شراب پینے والا اگر توبہ کر لے تو فوراً اسے امام نہیں بنایا جائے گا۔ بلکہ اطمینان کے لئے کچھ روز اسے دیکھا جائے گا۔ فتاوی عالمگیری سے فتاوی رضویہ جلد سوم صفحہ ۲۱۳ میں ہے ”الفاسق اذا تأب لاتقبل شهادته مالم یمض علیه

زمان يظهر عليه اثر التوبة. "یعنی فاسق توبہ کرے تا بھی اس کی گواہی نہیں قبول کی جائے گی جب تک کہ اتنا وقت نہ گزر جائے کہ اس پر توبہ کا اثر ظاہر ہو۔

(فتاوی فقیہ ملت: جلد اول دوم، ص442)

جلال الدین امجدی مزید لکھتے ہیں کہ:

"...اگر وہ دیوبندیت سے توبہ کرلے اور دیوبندی پیشواؤں کو کافر مرتد کہے اور سنی صحیح العقیدہ ہونے کا اقرار کرے تو اس کے بعد ایک زمانہ دراز تک اسے چھوڑ دیں اور اس کے احوال پر گہری نظر رکھیں جب پورا یقین ہو جائے کہ واقعی وہ سنی صحیح العقیدہ ہو گیا ہے، نیاز فاتحہ وغیرہ کرتا ہے اور دیوبندیوں سے بالکل میل جول نہیں رکھتا اور سب گمراہ فرقوں سے نفرت کرتا ہے۔ تب اس کا نکاح سنی لڑکی سے جائز ہو گا۔"

(فتاوی فقیہ ملت: جلد اول دوم، ص448)

پس ان حوالوں کی روشنی میں ہم کم از کم تین چار سال تک شعیب کے احوال پر نظر رکھیں گے اور اسے بحیثیت رضاخانیت کا مناظر و ترجمان گفتگو کے قابل نہیں سمجھا جائے گا۔ اگر اس سے گفتگو ہو گی بھی تو پہلے اس سے اس کی حرام کاریوں کفریات وغیرہ پر اور جب تک یہ اپنی سابقہ بیوی سے تجدید نکاح کی وڈیو بنا کر ہمیں نہیں دکھاتا ہم اسے زانی کہیں گے۔ یاد رہے شعیب نے جان بوجھ کر اپنے مذہب سے غداری کی دیوبندیوں میں گھس کر دیوبندی بنا اللہ و رسول کے احکامات کی خلاف ورزی کی اپنے امام و مجدد کے فتاوی کو گٹر برد کیا، اب ایسے شخص پر ہم کسی صورت اعتماد نہیں کر سکتے لہذا اس کا یہ کہنا کہ تجدید نکاح کر لیا، کافی نہیں۔ وڈیو یا کوئی اور ثبوت بھی پیش کرنا ہو گا۔ بصورت دیگر ہم اسے زانی حرام کار کہیں گے۔!!!

شعیب کا ایک مغالطہ اور اس کا منہ پھوڑ جواب

جب ہمیں شعیب کے ان کفریات پر اطلاع ہوئی تب ہی سے ہم نے شعیب کو بار بار متوجہ کرنا شروع کر دیا تھا اور ساتھ ہی یہ مطالبہ بھی رکھنا شروع کر دیا تھا کہ شعیب چونکہ کافر ہو چکا ہے لہذا پہلے شعیب کے کفر و ایمان پر گفتگو ہو گی۔

ہمارے اس مطالبے سے شعیب بری طرح بوکھلایا اور بوکھلاہٹ میں بغیر کچھ سوچے سمجھے اس مطالبے کا احمقانہ سا جواب دیا جس خلاصہ یہ ہے کہ:

"دیوبندی چونکہ خود کافر ہیں لہذا ان کو میرے ایمان پر بات کرنے کا حق نہیں"۔

الجواب: او شری مان! اول تو آپ دیوبندیوں کو کافر ثابت کر نہیں سکتے، ما قبل میں غلام محمد گھوٹوی صاحب کی شہادت ہم پیش کر چکے ہیں کہ دیوبندی کافر نہیں مسلمان ہیں۔

ثانیاً: مسٹر شعیب کو ہم نے اپنے گھر سے کافر نہیں کہا اور نہ ہی وہ امور جن کے سبب شعیب کافر ہوا، ہمارے نزدیک کفریہ ہیں۔ سوچنے کی بات ہے کہ بھلا حضرت علامہ ساجد نقشبندی کو سلام کرنا ان کے حق میں سلامتی کی دعا کرنا اور علماء دیوبند کو مسلمان ماننا دیوبندیوں کو اپنا کہنا ہمارے نزدیک کیونکر کفر ہوگا؟؟؟ یہ امور تو مذہب رضاخانیت میں کفر ہیں اور چونکہ شعیب اپنے آپ کو رضاخانی بتاتا ہے اور بطور رضاخانی مناظر رضاخانیت کا دفاع کرتا ہے اور احمد رضا خان فاضل بریلوی کی تعلیمات و تشریحات پر اعتماد و یقین رکھتا ہے۔ تو اس کے مذہب کے مطابق وہ کافر ہوا ہے۔ یعنی مذہبِ "رضاخانیت" سے خارج ہوا ہے۔

اب ظاہر بات ہے کہ شعیب جب اپنے ہی مذہب جس کو وہ اسلام کہتا ہے یعنی "رضاخانیت" کے مطابق کافر ہے اور وہ آکر ہم سے دیوبندیت پر گفتگو کرنا چاہتا ہے تو پہلے اس کا کفر و ایمان یعنی "سو فیصد رضاخانی" ہونا تو ثابت ہونا چاہئے۔ ورنہ کیا پتہ جناب اندر سے قادیانی رافضی وہابی ہو اور رضاخانی بن کر دیوبندیت پر حملہ کرتا ہو تاکہ دیوبندی مناظرین جواب میں رضاخانیت پر حملہ کریں گے اور یہ رافضی وہابی شعیب تماشائی بن کر مزے کرے گا۔!!! لہذا ضروری ہے کہ پہلے اس کا کفر و ایمان یعنی اس کا "سو فیصد رضاخانی" ہونا زیر بحث آئے۔!!!

آخری کیل اور اتمامِ حجت

__ایک اہم گزارش:__

اس وقت مولوی شعیب رضاخانی کا کفر و ایمان زیر بحث ہے، ہم نے رضاخانی اصول و فتاوی کی روشنی میں موصوف کو اس کے کفریات پر متنبہ کیا اور اس کے سامنے چند شرائط و مطالبات رکھے۔ چاہئے تو یہ تھا

کہ موصوف ان شرائط و مطالبات کو پورا کر کے اپنا کفر اٹھاتا اور اپنا ایمان ثابت کرتا، مگر موصوف نے راہِ فرار میں عافیت سمجھی۔ اور بجائے اپنا ایمان ثابت کرنے کے مناظرانہ طرز اختیار کرتے ہوئے علامہ ساجد خان نقشبندی صاحب مد ظلہ العالی اور راقم الحروف کے ایمان پر سوال اٹھانے کی کوشش کی۔

لہٰذا اب چونکہ موصوف کو مسلمان بننے سے زیادہ "مناظر" بننے کا شوق چڑیا ہے، تو ہم بھی موصوف کی خدمت میں ایک مناظرانہ گزارش کرنا چاہتے ہیں کہ:

جانِ من! ہمارے ایمان پر سوال اٹھانے سے پہلے آپ اپنے گھر کا یہ اصول و حوالہ ملاحظہ فرمایئے، جو آپ کے چنڈو خانہ نے لکھا ہے کہ:

"اس کے بعد مناظر اہلسنت حضرت علامہ ارشد القادری صاحب کھڑے ہوئے اور انھوں نے گرجتی ہوئی آواز میں اپنے فریق مقابل کو للکارتے ہوئے کہا کہ آپ اگر مناظرہ کے اصول سے واقف ہیں تو آپ کو معلوم ہونا چاہئے کہ میں نے بحث میں سبقت کر کے مدعی کی حیثیت حاصل کر لی ہے اس لئے صفائی پیش کئے بغیر اپنے فریق کے خلاف کوئی الزام قائم کرنا اصولی طور پر صحیح نہیں ہے۔ لہٰذا جب تک آپ ہمارے سوال کا جواب نہیں دیں گے اس وقت تک آپ کے سوال کے جواب کی کوئی ذمہ داری مجھ پر عائد نہیں ہوتی۔"

(روداد مناظرہ جھریا: ص 5 مکتبہ جام نور)

پس اصول مذکورہ کی روشنی میں عرض ہے کہ شعیب اگر اصول مناظرہ سے واقف ہے تو اسے معلوم ہونا چاہئے کہ میں نے کفر و ایمان کی اس بحث میں سبقت کر کے مدعی کی حیثیت حاصل کر لی ہے اس لئے موصوف کا اپنے کفریات کی صفائی پیش کئے بغیر ہمارے خلاف کوئی الزام قائم کرنا اصولی طور پر صحیح نہیں ہے۔ لہٰذا جب تک موصوف اپنے کفریات اٹھا کر اپنا ایمان ثابت نہیں کر دیتا اس کے کسی سوال کے جواب کی ذمہ داری ہم پر عائد نہیں ہوتی۔

ایک اور گزارش:

قارئین! موضوع ہے:

"شعیب کا کفر و ایمان"

ہم نے شعیب کے کفریات ثابت کر دیے اب چاہئے تھا کہ موصوف صفائی پیش کر کے اپنا ایمان ثابت کرتا مگر موصوف نے موضوع سے ہٹ کر اِدھر اُدھر کی فضول بکواس میں وقت برباد کیا، جبکہ موصوف کے گھر کی کتاب ”کشف القناع“ میں لکھا ہے کہ موضوع سے ہٹ کر گفتگو کرنا شکست کی دلیل ہے۔

لہذا اس سلسلے میں گزارش ہے کہ ہم فضول اور غیر متعلق باتوں کی طرف التفات نہیں کریں گے صرف موضوع سے متعلق اور اہم اہم باتوں پر تبصرہ کریں گے۔

مطالبہ:

موصوف نے ”لئیق رحمانی کا داغ دار ماضی“ کے عنوان سے جتنی بکواس کی سب بغیر حوالہ وبغیر دلیل کے کی۔ یعنی صرف الزام تراشی کیا، ثبوت ندارد۔۔۔ لہذا راقم مطالبہ کرتا ہے کہ موصوف یا تو اپنی بکواسات پر ثبوت پیش کرے یا اپنے ہی اصول سے کلما طلاق کی قسم اٹھا کر بتائے کہ جتنی بکواس اس نے کی سب، حرف بہ حرف صحیح ہے۔ بصورت دیگر اپنا کذاب دجال مکار ہونا تسلیم کرے۔!!!

”توریہ“ کی تاویل اور شعیب کا فرار

موصوف نے علامہ ساجد نقشبندی صاحب کو سلام کیا، سلامتی کی دعا کیا، اور علمائے دیوبند اور دیوبندیوں کو مسلمان مانا۔ اس پر ہم نے موصوف کی گرفت کی اور اس کے مسلک کے فتاوی کی روشنی میں اسے کافر ٹھہرایا۔ تو موصوف نے اپنے "رجوع نامہ" میں اپنے کفریات کی وضاحت دیتے ہوئے لکھا کہ:

”ناچیز نے توریۃ سلام کیا“۔

بعدہ موصوف اس پر بڑے مطمئن و خوش تھے کہ اپنے کفر اور تقیہ کو "توریہ" سے بدل کر گویا دیوبندیوں کو لاجواب اور چاروں خانے چت کر دیا ہے۔ مگر جب راقم الحروف نے موصوف کے اس "توریہ" پر رگڑا لگاتے ہوئے صرف ایک سوال کیا کہ

”کیا کسی دیوبندی کو سلامتی کی دعا دینا اور سلام کرنا اور اس کے لیے تعظیمی الفاظ قبلہ کعبہ وغیرہ کہنا توریۃ جائز ہیں؟ ایسا کر سکتے ہیں؟۔“

تو موصوف کے لیے یہ سوال موت کی مانند ثابت ہوا، موصوف نے 19 صفحات سیاہ کر کے دنیا بھر کی فضول بکواس کی مگر اس سوال کا جواب دینے سے قاصر رہا، پوری تحریر میں آپ موصوف کی بوکھلاہٹ وبھاگم بھاگ ملاحظہ فرماسکتے ہیں۔

حالانکہ یہ "توریہ" والی تاویل کوئی معمولی مسئلہ نہیں تھا بلکہ موصوف کے کفر و ایمان کے پورے مقدمہ کی جان تھا، موصوف کو ہمارے سوال پر ہر گز خاموشی اختیار نہیں کرنا چاہئے تھا۔

دراصل موصوف نرا جاہل ہے اُسے "تَورِیہ" کا معنی مفہوم اور اس کے جواز و عدم جواز کی صورتوں کا کچھ بھی علم نہیں ہے، بس کہیں سے یہ لفظ سن لیا ہوگا اور جھٹ پھٹ نقل کر دیا۔

میں اب بھی چیلنج کرتا ہوں کہ موصوف اپنے کسی مستند اکابر سے یہ ثابت کر کے دکھائے کہ دیوبندیوں کو توریۃً سلام کرنا اور سلامتی کی دعا دینا اور قبلہ وغیرہ کہنا جائز ہے۔!!!

نہ خنجر اٹھے گا نہ تلوار ان سے

یہ بازو میرے آزمائے ہوئے ہیں

مولانا غلام محمد گھوٹوی صاحب کی توثیق

راقم نے مولانا غلام محمد گھوٹوی کا فتوی پیش کیا تھا کہ گھوٹوی صاحب اکابر علماء دیوبند کو صراحتاً مسلمان کہا اور بڑے اولیا اللہ میں شمار کیا ہے۔

تو موصوف جاہلِ مطلق نے مولانا غلام محمد گھوٹوی کو "خارج اہلسنت" اور "شدید متنازع شخصیت" قرار دیا۔ جبکہ راقم الحروف نے رضاخانی علامہ عبدالحکیم شرف قادری کا حوالہ بھی پیش کیا تھا کہ وہ مولانا غلام گھوٹوی کو اپنے اکابر میں شمار کرتے ہیں۔ تو اس حوالہ پر جاہلِ مطلق نے کہا کہ یہ علامہ عبدالحکیم شرف قادری کا تفرد ہے۔

حالانکہ مولانا گھوٹوی کو "خارجِ اہلسنت" قرار دینا جہاں موصوف کی جہالت پر مہر لگاتا ہے وہیں موصوف کے گلے ایک اور کفر کا اضافہ بھی کرتا ہے، جیسا کہ تفصیل آگے آرہی ہے۔

سر دست مولانا غلام محمد گھوٹوی صاحب کا فرقۂ بریلویت میں کیا مقام ہے اور کس پایہ کی شخصیت تھے؟ حوالہ جات ملاحظہ فرمائیں۔

(نمبر 1:) رضاخانی علامہ عبدالحکیم شرف قادری صاحب اپنی کتاب ''تذکرہ اکابر اہلسنت'' میں تقریباً ساڑھے تین صفحات پر مولانا غلام محمد گھوٹوی صاحب کا تعارف کرایا اور اپنے اکابر میں شمار کیا۔ ہر صفحے سے ایک اقتباس ملاحظہ فرمائیں، لکھتے ہیں:

(1) ''علامہ زماں، فاضل اجل مولانا غلام محمد گھوٹوی قدس سرہ.... سلسلہ عالیہ چشتیہ نظامیہ میں شیخ الاسلام مرشد المسلمین حضرت خواجہ پیر سید مہر علی شاہ گولڑوی قدس سرہ کے دستِ اقدس پر بیعت ہوئے۔''

(ص235)

(2) ''مولانا غلام محمد گھوٹوی قدس سرہ اپنے دور کے شہرہ آفاق علامہ اور زبردست مناظر تھے۔ بہت سے مناظروں میں آپ کی شرکت کا ثبوت ملتا ہے۔''

(ص236)

(3) حضرت مولانا غلام محمد گھوٹوی رحمہ اللہ تعالیٰ کے تلامذہ کا حلقہ نہایت وسیع تھا، ان میں سے استاذ الاساتذہ حضرت مولانا مہر محمد اچھروی قدس سرہ العزیز کا نام نامی سرفہرست ہے۔''

(ص237)

(نمبر 2:) رضاخانی علامہ غلام نصیر الدین سیالوی اپنی کتاب ''عبارات اکابر کا تحقیقی و تنقیدی جائزہ'' صفحہ 50 پر سرخی لگاتے ہیں:

''بعض علماء اہلسنت پر مولوی سرفراز کا افتراء''

پھر دو سطر لکھنے کے بعد ایک ذیلی سرخی لگاتے ہیں:

''علامہ غلام محمد گھوٹوی پر افتراء''

پھر اس سرخی کے تحت مولانا غلام محمد گھوٹوی صاحب کی صفائی دیتے ہوئے لکھتے ہیں:

''یہ منصف مزاج بریلوی علماء مسلمان ہیں؟ کیونکہ ان کے عقائد وہی ہیں جن کو تقویت الایمان، فتاویٰ رشیدیہ میں شرک قرار دیا گیا ہے۔''

پھر اگلے صفحے پر لکھتے ہیں:

"مولانا غلام مہر علی صاحب خطیبِ اعظم چشتیاں شریف "الیواقیت المھریہ" میں فرماتے ہیں کہ حضرت مولانا غلام محمد گھوٹوی صاحب وہابیوں کے سخت مخالف تھے اور ان سے مناظرے کرتے تھے سرفراز صاحب کو پتہ ہونا چاہیئے کہ مولانا مولانا غلام مہر علی صاحب مدظلہ مولانا غلام محمد گھوٹوی صاحب کے بالواسطہ شاگرد ہیں تو وہ ان کے مذہب کے بارے میں سرفراز سے بہتر جانتے ہیں"۔

دو سطر بعد لکھتے ہیں:

"حضرت مولانا مہر محمد صاحب اچھروی حضرت مولانا گھوٹوی صاحب کے شاگرد ہیں انہوں نے اپنے شاگردوں کو کبھی نہیں بتایا کہ میرے استاد صاحب دیوبندیوں کے کفریات کفر نہیں سمجھتے تھے اگر سرفراز کی بات صحیح ہوتی تو حضرت گھوٹوی کے تلامذہ کو یہ بات معلوم ہوتی اور ان سے مخفی نہ رہتی۔"

(عبارات اکابر کا تحقیقی و تنقیدی جائزہ: حصہ اول، ص 51)

تو جناب جاہلِ مطلق شعیب رضاخانی کو بھی پتہ ہونا چاہیئے کہ موصوف کی جماعت کے خطیب اعظم مولانا غلام مہر علی صاحب، مولانا غلام محمد گھوٹوی صاحب کے بالواسطہ شاگرد ہیں تو وہ اُن کے مذہب کے بارے میں شعیب سے بہتر جانتے ہیں اور اگر مولانا غلام محمد گھوٹوی "خارجِ بریلویت" ہوتے یا "شدید متنازع شخصیت" ہوتے تو یہ بات ان کے رضاخانی شاگردوں کو پتہ ہوتی اور ان سے مخفی نہ رہتی۔

(نمبر 3:) جاہلِ مطلق جناب شعیب رضاخانی کو یہ بھی پتہ ہونا چاہیئے کہ موصوف کے غزالی زماں علامہ احمد سعید کاظمی صاحب مولانا غلام محمد گھوٹوی صاحب کو اپنا بزرگ عالم اور استاد مانتے تھے، حوالہ ملاحظہ فرمائیں:

مولانا غلام محمد گھوٹوی صاحب کی سوانح میں یہ واقعہ لکھا ہے کہ:

"جب حضرت گھوٹوی رحمۃ اللہ علیہ نے واپس ملتان کی طرف مراجعت فرمائی تو غزالی زمان علامہ احمد سعید شاہ صاحب کاظمی رحمۃ اللہ علیہ بھی ریل گاڑی میں ہمراہ تھے، حضرت شیخ الاسلام نور اللہ مرقدہ کے حسن سلوک، شفقت اور تکریم سے بھرپور طرز عمل سے حضرت کاظمی نور اللہ مرقدہ بہت متاثر ہوئے، اور حضرت گھوٹوی سے فرمانے لگے کہ آپ بزرگ ہیں، عالم ہیں استاد ہیں آپ کی فروتنی سے مجھے شرمندگی ہو رہی ہے، آپ اتنی تکلیف نہ فرمائیں۔"

(شیخ الاسلام محدث گھوٹوی شخصیت وافکار: ص90)

(نمبر4:) ضیغم رضاخانیت علامہ حسن علی رضوی نے اپنی کتاب "محاسبہِ دیوبندیت" صفحہ 448 تا 451 تین صفحات میں مولانا غلام گھوٹوی صاحب کا دفاع کیا اور آخر میں لکھا ہے کہ:

"یاد رہے یہ وہی مولانا غلام محمد گھوٹوی ہیں جنہوں نے مولوی رشید احمد گنگوی کے تلمیذ و مرید مولوی حسین علی دیوبندی ساکن واں بھچراں سے پیر مہر علی شاہ صاحب علیہ الرحمہ سے پہلے مناظرہ و گفتگو کی تھی۔"

(محاسبہِ دیوبندیت: ج1 ص452)

خلاصۂ کلام: یہ کہ مولانا غلام محمد گھوٹوی صاحب رضاخانی علماء کے نزدیک "علامہِ زماں، مناظر اعظم، بزرگ عالم و استاد اور کٹر رضاخانی" تھے۔ لہذا جاہلِ مطلق شعیب رضاخانی کا مولانا گھوٹوی کو "خارجِ رضاخانیت" اور "شدید متنازع" قرار دینا اور رضاخانی علامہ عبدالحکیم شرف قادری کے حوالہ کو "تفرد" قرار دینا انتہا درجہ کی حماقت بیوقوفی اور بڑی جہالت ہے۔ بلکہ یہ تفرد والا قول خود شعیب کا تفرد ہے، بلکہ تفرد کیا بونگی کہیئے۔ کیونکہ بریلوی جماعت کے غزالی زماں، ضیغم اہلسنت، مناظر اعظم اور مؤرخ و علامہ جیسے حضرات گھوٹوی صاحب کو اپنا استاد بزرگ و اکابر مان رہے ہیں جن کے مقابلے میں شعیب کی کوئی اوقات نہیں۔

شعیب کے کھاتے میں کفریات کی بھرمار

شعیب نے غلام گھوٹوی صاحب کو گمراہ اور خارجِ اہلسنت قرار دے کر کتنے کفر کیے ملاحظہ فرمائیں۔

(1) علامہ عبدالحکیم شرف قادری گھوٹوی جیسے گمراہ اور خارج اہلسنت کو "قدس سرہ" اور "رحمۃ اللہ علیہ" لکھ کر اور اپنا اکابر مان کر کافر ہوئے اور شعیب عبدالحکیم صاحب کو اپنا اکابر مان کر کافر ہوا۔

(2) رضاخانی غزالیِ زماں احمد سعید کاظمی گھوٹوی کو استاد، بزرگ، اکابر مان کر کافر ہوئے، اور شعیب غزالیِ زماں کو اکابر مان کر کافر ہوا۔

(3) غلام نصیر الدین سیالوی غلام گھوٹوی صاحب کو اپنا اکابر مان کر کافر ہوئے اور شعیب رضاخانی نصیر الدین صاحب کو اپنا بزرگ مان کر کافر ہوا۔

(4) علامہ حسن علی رضوی غلام گھوٹوی کو اپنا بزرگ مان کر کافر ہوا اور شعیب علامہ حسن کو اپنا بزرگ مان کر کافر ہوا۔

یہ چار کفر اور پہلے کے 14 کفریات، ٹوٹل 18 کفریات ہوگئے۔ مزید آگے۔

فاضل بریلوی کا فتوی "من شک فی کفرہ..." کو لات مار دیا

موصوف نے غلام محمد گھوٹوی صاحب کو صرف اہلسنت سے خارج قرار دیا یعنی کافر نہیں کہا۔ نیز لکھا کہ علامہ ساجد کے نزدیک جو حیثیت عامر عثمانی کی ہے ہمارے نزدیک وہی حیثیت غلام گھوٹوی کی ہے۔

اب علامہ ساجد خان صاحب کے نزدیک عامر عثمانی گمراہ ہے تو اس کا مطلب یہ ہوا شعیب کے نزدیک گھوٹوی صاحب گمراہ ہیں۔

جبکہ احمد رضا خان فاضل بریلوی کا فتوی ہے کہ جو دیوبندیوں کو مسلمان کہے ان کے کفر میں شک کرے یا کافر کہنے میں توقف کرے وہ بھی کافر... اور ایسا کافر کہ جو اس شک یا توقف کرنے والے کے کفر و عذاب میں شک کرے وہ بھی کافر۔۔۔

اب یہاں شعیب نے دو کفر کیے (1) غلام گھوٹوی صاحب کی رعایت کی، یعنی محض گمراہ اور اہلسنت سے خارج کہا، کافر نہیں کہا، لہذا گھوٹوی صاحب کو کافر نہ کہہ کر کافر ہوا۔ (2) فاضل بریلوی کے فتوے "من شک فی کفرہ و عذابہ فقد کفر" کو لات مارا، عند البریلویہ یہ بھی مستقل کفر ہے۔

پہلے کے 18 کفریات اور یہ دو ملا کر 20 کفریات ہوگئے۔

پیر مہر علی شاہ کی ولایت اور عقیدہ علم غیب خطرے میں

مولانا غلام محمد گھوٹوی صاحب رضاخانیوں اعلیٰ حضرت گولڑوی پیر مہر علی شاہ صاحب کے خلیفہ تھے۔

اس سلسلے میں شعیب کا کہنا ہے کہ مولوی غلام محمد گھوٹوی کو پیر مہر علی نے اس لیے خلافت دی کیونکہ پیر مہر علی صاحب گھوٹوی کے حالات سے ناواقف تھے۔

جبکہ رضاخانی عقیدے کے مطابق اولیاء اللہ کو علم غیب حاصل ہے، اور پیر مہر علی شاہ رضاخانیوں کے نزدیک ولی اللہ تھے۔ نتیجہ واضح ہے کہ پیر مہر علی شاہ کو علم غیب حاصل تھا۔

اب شعیب یا تو یہ تسلیم کرے کہ پیر مہر علی شاہ ولی اللہ نہیں تھے، یا یہ تسلیم کرے کہ اولیاء کو علم غیب نہیں ہوتا، اور اگر یہ دونوں باتیں تسلیم نہیں؛ تو لا محالہ ماننا پڑے گا کہ پیر مہر علی شاہ بسبب علم غیب کے غلام محمد گھوٹوی صاحب کے حالات سے واقف تھے اور واقفیت کے باوجود گھوٹوی صاحب کو خلافت دے کر کافر ہوئے، اور شعیب پیر مہر علی شاہ کو اپنا اکابر مان کر کافر ہوا، یہ شعیب کا 21واں کفر ہے۔

کفریات کے بعد اب شعیب کی حرام کاریاں ملاحظہ ہو:

(1) شعیب نے اب تک پہلے کے 14 کفریات سے رضاخانی اصول وضوابط کے مطابق توبہ نہیں کیا لہذا فتاوی رضویہ وحسام الحرمین کی رو سے اس کی بیوی اس کے نکاح سے نکل چکی ہے۔ مہینہ بھر سے زائد کا عرصہ ہوا شعیب اپنی بیوی سے زنا خالص یعنی حرام کاری کر رہا ہے۔

(2) شعیب نے جب علامہ ساجد خان صاحب سے واٹس ایپ پر رابطہ کیا تو اس نے حضرت علامہ صاحب سے کہا:

”آپ کی وڈیو اکثر سنتا رہتا ہوں“

جبکہ احمد رضا خان بریلوی اپنے ایک فتوے میں لکھتے ہیں:

”واعظ کے لئے پہلی شرط یہ ہے کہ مسلمان ہو دیوبندی عقیدے والے مسلمان ہی نہیں۔ ان کا وعظ سننا حرام اور دانستہ انہیں واعظ بنانا کفر.... غیر سنی کو واعظ بنانا حرام ہے اگرچہ بالفرض وہ بات ٹھیک ہی کہے“۔

(فتاوی رضویہ، جلد 12، قدیم، صفحہ 211)

لہذا شعیب علامہ ساجد کے بیانات اکثر سن کر مرتکبِ حرام ہوتا ہے۔

(3) شعیب رضاخانی، علامہ ساجد نقشبندی صاحب سے واٹس ایپ پر چند سوال کر کے لکھتا ہے:
”مفتی صاحب کیا حال ہے؟.... کوئی سوال ہو تو آپ سے کر لیا کروں گا، یہ میں نے سوال کیا ہے اگر اس پر آپ خصوصی توجہ فرما دیں گے تو آپ کی بہت مہربانی ہو گی۔“

(اسکرین شارٹ محفوظ ہے)

جبکہ فاضل بریلوی احمد رضا خان صاحب دیوبندیوں سے سوال کرنے کے متعلق ارشاد فرماتے ہیں:

"دیوبندیوں سے فتویٰ پوچھنا حرام، اور ان کے فتویٰ پر عمل کرنا حرام، اور انھیں مولانا یا نور اللہ مرقدہ کہنا حرام۔"

(فتاویٰ رضویہ: جلد 11 ص 516 رضا فاؤنڈیشن جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور)

لہذا شعیب نے علامہ صاحب کو "مفتی صاحب" کہا اور سوالات کیا۔ یہ دونوں باتیں فاضلِ بریلوی کے مطابق حرام ہیں۔

شعیب کی حرام کاریوں کی لسٹ بھی بڑی طویل ہے مگر ہم طوالت کے خوف سے اتنے پر ہی اکتفا کر رہے ہیں۔

مولوی احمد رضاخان کا "حسام الحرمین" سے رجوع

غلام محمد گھوٹوی صاحب کے حوالہ کا انکار کرتے ہوئے شعیب نے یہ بھی کہا کہ دیوبندیوں کی تکفیر کے سلسلے میں صرف احمد رضا خان کا قول و فعل حجت ہو گا۔ (مفہوم)

لہذا اب سنئے کہ

مولانا احمد رضا خان نے "حسام الحرمین" میں علماء دیوبند کی تکفیر کی۔ پھر علماء دیوبند کی طرف سے عبارات کی صفائی میں "المہند" شائع ہوئی تو احمد رضا خان اس صفائی سے پوری طرح مطمئن ہو گئے تھے۔

دلیل اس دعوے کی یہ ہے کہ "المہند" شائع ہونے کے بعد خان صاحب 15 سال زندہ رہے مگر "المہند" کی تردید میں کچھ نہ کہا، سکوت کر لیا۔ اور رضاخانی اصول کے مطابق تردید نہ کرنا راضی و رضا مندی کی دلیل ہوتی ہے۔ حوالہ جات ملاحظہ فرمائیں:

(1) بریلوی جماعت کے فیض ملت مفتی فیض احمد اویسی لکھتے ہیں:

"لیکن بفضلہ تعالیٰ مخالفین کی طرف سے کسی قسم کی تردید دیکھنے سننے میں نہیں آئی "السکوت من الرضا" تائید سمجھی جاتی ہے۔"

(کیا غوث اعظم وہابی تھے؟: صفحہ 3)

(2) مفتی عبد المجید سعیدی لکھتے ہیں:

"اعلیٰ حضرت نے اس کی تعلیق میں اسے رد نہیں فرمایا، بلکہ برقرار رکھا ہے، جو دلیل رضا ہے"۔

(مصلحانہ کاوش: ص54)

(3) شفقات احمد صاحب لکھتے ہیں:

"خاموشی ویسے بھی نیم رضا ہوتی ہے"۔

(کردار یزید: ص86)

(4) غلام مصطفی مجددی لکھتے ہیں:

"تائید سکوتی فرما رہے ہیں"۔

(مجدد الف ثانی اور امام احمد رضا: ص74)

(5) رضاخانی قاری ارشد مسعود چشتی نے لکھا ہے:

"یہ کتاب منظور نعمانی صاحب کی زندگی میں ہی شائع ہوئی تھی مگر منظور نعمانی صاحب نے کبھی بھی اس مضمون سے اپنی برات اور بیزاری کا اعلان نہیں کیا، اگرچہ انہیں موقع بھی میسر تھا اور ایک رسالہ کی ادارت بھی حاصل تھی، مگر کبھی بھی اُس نے اس مضمون کی تردید میں ایک حرف تک نہیں لکھا، جس کا مطلب یہی ہے کہ یہ سارا کام اس کے ایماواشارہ اور رضا کے ساتھ سرانجام پایا"۔

(کشف القناع، ج1، ص277)

ان حوالہ جات سے معلوم ہوا تردید نہ کرنا تائید کی دلیل ہے۔ پس ثابت ہوا کہ احمد رضاخان نے المہند کی تردید نہیں کی گویا وہ المہند سے متفق ہو گئے تھے۔ لہذا حسام الحرمین سے رجوع ثابت ہوا۔

ممکنہ جواب کارد

اب ممکن ہے شعیب یا کوئی رضاخانی اس کے جواب میں فتاوی رضویہ سے کوئی فتوی پیش کر دے کہ دیکھو حسام الحرمین کے بعد بھی اور مرنے سے چند مہینے یا سال پہلے تک بھی اعلی حضرت نے دیوبندیوں کو کافر کہالہذا رجوع والی بات غلط ہے۔

تواس سلسلے میں عرض ہے کہ اول تو "فتاوی رضویہ" میں ہر فتوی آپ کے اعلی حضرت کا لکھا ہوا نہیں ہے بلکہ اکثر فتوے اعلی حضرت کے شاگردوں نے لکھا ہے۔ حوالہ جات ملاحظہ فرمائیں:

(1) مولوی ریحان عطاری صاحب لکھتے ہیں:

"استفتا ہوتا تو حضرت صدر الشریعہ مولانا امجد علی اعظمی، مولانا ظفر الدین بہاری یا مولانا سیّد شاہ غلام محمد صاحب بہاری کے حوالے فرماتے ہیں"۔

(حیات اعلیٰ حضرت، بحوالہ: فیضان اعلیٰ حضرت، صفحہ 110)

(2) رضاخانی محدث اعظم مولوی سید محمد کچھوچھوی صاحب فرماتے ہیں کہ:

"اعلیٰ حضرت کی عادت کریمہ یہ تھی کہ استفسار (سوالات) ایک ایک مفتی کو تقسیم فرمادیتے اور پھر ہم لوگ دن بھر محنت کر کے جوابات مرتب کرتے"۔

(فیضان اعلیٰ حضرت: ص 223)

لہذا فتاوی رضویہ سے کوئی فتوی پیش کریں تو ساتھ ہی یہ بھی ثابت کرنا ہوگا کہ یہ آپ کے اعلیٰ حضرت ہی کا لکھا ہوا ہے۔

ثانیاً: آپ کے شارح بخاری مفتی شریف الحق امجدی صاحب کو "فتاویٰ رضویہ" پر مکمل اعتماد میں تردد ہے جیسا کہ وہ خود لکھتے ہیں کہ:

"جدید مطبوعہ فتاویٰ رضویہ پر اصولی حیثیت سے مکمل اعتماد میں مجھے تردد ہے۔ کسی مصنف کی کتاب پر مکمل اعتماد اس وقت درست ہے جب کہ وہ مصنف کی تحریر کے وقت سے لے کر اشاعت کے وقت تک عادل، ثقہ، تام الضبط کی تحویل میں مکمل طور پر محفوظ اور مضبوط رہی ہو، جس پر مکمل بحث خود اعلی حضرت قدس سرہٗ نے "حجب العوار عن مخدوم بهار" اور "الزبدة الزكية لتحريم سجدة التحية" میں فرمائی ہے۔ فتاویٰ رضویہ کے قلمی نسخے کس حال میں رہے اور کہاں کہاں گشت کرتے رہے اور کیسے مسودہ سے مبیضہ ہوا، اس کی داستان بہت دل خراش ہے۔"

(شعور نظر، ڈاکٹر شکیل اعظمی، ص: 292، برکات اکیڈمی گھوسی، 2012ء)

پس جب آپ کے شارح بخاری صاحب "فتاوی رضویہ" پر مکمل اعتماد میں متردد ہیں تو ہم کیوں اعتماد کرلیں؟؟؟

آخری گزارش

اب آخری گزارش یہ ہے کہ چونکہ رضاخانی شعیب انتہائی جاہل آدمی ہے اور اپنے ہی اکابرین کو گمراہ کافر اور خارج اہلسنت وغیرہ قرار دیتے ہوئے زرا بھی شرم و حیاء محسوس نہیں کرتا اور چونکہ اپنے ہی مذہب کے مطابق کافر بھی ہو چکا ہے اور حرام کار بھی ہے، اپنی ہی بیوی سے زنا خالص کرتا ہے۔ لہذا جب تک یہ بندہ اپنا اسلام ثابت نہیں کرتا اور تجدید ایمان و تجدید نکاح کر کے بیوی حلال نہیں کرتا، ہم اس بےغیرت اخلاق سے گرے ہوئے اور ڈھیٹ و بے شرم آدمی سے گفتگو کرنا اپنی توہین سمجھتے ہیں، لہزا اب اس بےغیرت کو اس وقت تک منہ نہیں لگایا جائے گا جب تک یہ تجدید نکاح و تجدید ایمان کی وڈیو بنا کر ہمیں نہیں دکھاتا۔ اختتام پر اپنے ساتھیوں سے بھی گزارش کروں گا کہ اس کافر زانی بدکار حرام کاری کرنے والے بےغیرت بے شرم وڈھیٹ شخص کو منہ نہ لگائیں۔

11:05 PM
72%
السنی القادری شعیب رضوی
تسلی سے وقت نکال کر عنایت فرمایے گا
12:58 pm
25 January 2025
السلام علیکم
3:42 pm
مفتی صاحب کیا حال ہے
3:42 pm
خیریت سے ھیں
3:42 pm
کفریاتِ مولوی شعیب
المعروف السنی القادری
نمبر 1
Voice call
5 secs
9:53 pm
Missed voice call
Tap to call back
9:56 pm
علامہ صاحب کو سلام کیا
دو مرتبہ
قبلہ کہا دو مرتبہ
یہ چار کفر
0:28
9:57 pm
قبلہ بہت اہم گفتگو کرنی ہے نوازش
9:57 pm
2 February 2025
السلام علیکم
3:12 pm
قبلہ مبارک ہو
حقانی کو شکست دی خیر الامین قاسمی صاحب نے
3:13 pm
Message

11:07 PM
71
+92 314 0415912
Khush rhy 12:58 am
السلام علیکم
مفتی صاحب کیا حال ھے؟ اللہ پاک آپکو سلامت رکھے آمین
ہم مسلمان ہیں۔اللہ کا شکر ہے۔
توحید کیا ھے؟ رسالت کیا ہے؟
پھر شرک کیا ہے؟ بدعت کیا ہے؟
اس حوالے سے رہنمائی فرمادیں۔میں ایک گروپ میں ایڈ ہوں جس میں ہمارے سنی بھی ہیں۔ان کا بحث وغیرہ ہوتی رہتی ھے۔ان کی وہ بحث سنتا رہتا ہوں تاکہ میری علم میں بھی اضافہ ہو۔۔اس لیے وہاں جو کچھ دیکھتا ہوں کوئی سوال ہو تو آپ سے کرلیا کروں گا یہ میں نے سوال کیا ہے اگر اس پر آپ خصوصی توجہ فرمادیں گے تو آپ کی بہت مہربانی ہوگی۔
4:23 pm
جواب عنایت فرمادیں کوئی اس موضوع پر کتاب ہو تو بتاییے گا پڑھوں گا۔ضرور
4:49 pm
0:41 5:59 pm
وعلیکم السلام 10:16 pm
جی ضرور 10:16 pm
Message
نمبر2
کفریات مولوی شعیب المعروف السنی القادری
(1)علامہ ساجد کو مسلمان مانا (2)سلام کیا (3)سلامتی کی دعا دی (4)سلام کا جواب دیا چاروں مستقل کفر ہے

11:07 PM
+92 314 0415912
السلام علیکم 7:08 pm
Kya hall ha 7:09 pm
مفتی صاحب کیا یہ بریلوی بدعتی کافر و مرتد ہیں؟
اور ان کے اعلیحضرت کافر و مرتد ہیں؟
7:09 pm
نہیں 7:48 pm
المعروف السنی القادری
کفریاتِ مولوی شعیب
نمبر3
You
نہیں
اچھا 9:48 pm
You
نہیں
انہوں نے ہمارے علماء کو کافر نی کہا؟ 9:48 pm
24 January 2025
+92 314 0415912
انہوں نے ہمارے علماء کو کافر نی کہا؟
?
(1) علامہ صاحب کو سلام کیا
(2) اکابر علماء دیوبند کو صراحتا بدعتی
دونوں مستقل کفریے
علماء کہا
+92 314 0415912
انہوں نے ہمارے علماء کو کافر نی کہا؟
مفتی صاحب اسی طرح پھر ہمارے آج کل کے
دیوبندی اور بدعتی کافر و مرتد کہتے رہتے ہیں ، ان
کے بارے میں کیا حکم ہے! میں کالج جاتا ہوں ساتھ
بریلوی بھی پڑھتے ہیں۔ ان میں اور ہمارے دیوبندی
Message

11:07 PM

+92 314 0415912

+92 314 0415912
انہوں نے ہمارے علماء کو کافر نی کہا؟

مفتی صاحب اسی طرح پھر ہمارے آج کل کے دیوبندی انہیں بدعتی کافر و مرتد کہتے رہتے ہیں ، ان کے بارے میں کیا حکم ہے! میں کالج جاتا ھوں ساتھ بریلوی بھی پڑھتے ھیں۔ ان میں اور ہمارے دیوبندی طلباء سے کافی بحث ہوتی ھے ہمارے دیوبندی انکو کہتے ھیں کہ بریلوی مشرک ہیں بدعتی اور کافر بہی ہیں کیونکہ انہوں نے ھمارے علماء پر کفر کا فتوی لگایا اور وہ فتوی ان کی طرف لوٹ گیا۔اب احمد رضا خان صاحب اور ان کے چاہنے والے بریلوی مسلمان نہیں۔۔ کیونکہ کافر کو کافر نہ ماننے والا بھی دائرہ اسلام سے خارج ہے۔کیا یہ ٹھیک ھے یا غلط ہے؟

کفریاتِ مولوی شعیب
المعروف السنی القادری
نمبر4

حضور جواب عنایت فرمادیں پلیززز 12:58 pm

تسلی سے وقت نکال کر عنایت فرمایے گا 😘
12:58 pm

25 January 2025

السلام علیکم 3:42 pm

مفتی صاحب کیا حال ہے 3:42 pm

خیریت سے ھیں 3:42 pm

Voice call
5 secs 3:53 pm

Missed voice call

(1) دو مرتبہ "ہمارے دیوبندی" کہہ کر خود کو دیوبندی اور دیوبندیوں کو اپنا مانا یہ دونوں کفر ہے

(2) علامہ ساجد صاحب کو سلام کیا تیسرا کفر۔